از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 8 مئی 1956

دی سٹیٹ آف پنجاب

بنام

کھراتی لال۔

[جگند ھاداس اور بی پی سنہا جسٹس صاحبان]

مشرقی پنجاب ضروری خدمات (دیکھ بھال) ایکٹ، 1947 (مشرقی پنجاب ایکٹ XIII، سال 1947)، دفعات 3، 5، 7-استغاثہ-آیا اسے ریاستی حکومت کی طرف سے اختیار دیا جانا چاہیے-پولیس ایکٹ 1861 (V، سال 1861)، دفعات 22، 29-پولیس لائنوں سے غیر حاضری-فرض کی لاپرواہی-آیا ملازمت ترک کرنے کے مترادف ہو یا کام سے غیر حاضری۔

مشرقی پنجاب ضروری خدمات (دیکھ بھال) ایکٹ، 1947 کی دفعہ 7(3) میں کہا گیا ہے کہ "کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کا نوٹس نہیں لے گی سوائے اس کے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں مجاز شخص کی طرف سے تحریری شکایت کی جائے۔"

حکم ہوا کہ قانون کے مطابق اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ مخصوص شکایت کو ریاستی حکومت کی طرف سے اختیار دیا جانا چاہیے اور یہ کافی ہے اگر یہ ریاستی حکومت کی طرف سے ایسا کرنے کے لیے مجاز شخص کی طرف سے دائر کیا گیا ہو۔

مشرقی پنجاب ضروری خدمات (دیکھ بھال) ایکٹ کی دفعہ 5(b) کے معنی میں پولیس ایکٹ 1861 کی دفعہ 29 کے مطابق ذمہ واری کو نظر انداز کرنا ملازمت ترک کرنے یا معقول وجہ کے بغیر کام سے غیر حاضر رہنے سے بالکل مختلف ہے۔

مدعا علیہ، ایک کانسٹیبل، کو جسمانی کمزوری کی وجہ سے مشرقی پنجاب ضروری خدمات (دیکھ بھال) ایکٹ کی دفعہ 5 کی شق (b) کے معنی میں پولیس لائن میں کوئی "کام" تفویض نہیں کیا گیا تھا۔ وہ بغیر اجازت کے پولیس لائن سے غیر حاضر رہے۔ حکم ہوا کہ متعلقہ وقت کے دوران پولیس لائنوں سے اس کی غیر موجودگی ذمہ واری کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہو سکتی ہے لیکن اسے دفعہ 5(b) کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 140، سال 1954۔

فوجداری نظر ثانی نمبر 487، سال 1953 میں پنجاب عدالت عالیہ کے 23 جولائی 1953 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل 17 اپریل 1953 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ مجرمانہ اپیل نمبر D/1، سال 1953۔

اپیل کنندہ کی طرف سے این ایس بندرا اور پی جی گوکھلے۔

جواب دہندہ کی طرف سے اے این چونا اور کے ایل مہتا۔

8.1956 مئی۔

عدالت کا فیصلہ سنہا جسٹس نے سنایا۔

یہ 23 جولائی 1953 کے فوجداری ترمیم نمبر 487، سال 1953 میں شملہ میں پنجاب کی با اختیار عدالتِ عالیہ کے سنگل جج کے فیصلے سے خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے جس میں مدعا علیہ، ریاست کی پولیس فورس میں ایک کانسٹیبل کو مشرقی پنجاب ضروری خدمات (دیکھ بھال) ایکٹ، XIII، سال 1947 (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جائے گا) کی دفعہ 7 کے تحت جرم سے بری کر دیا گیا تھا، جس کے لیے اسے دھرم شالہ میں فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ نے 30 مارچ 1953 کے اپنے فیصلے کے ذریعے مجرم قرار دیا تھا اور 15 سال کی سزا سنائی تھی۔ دنوں کی قید بامشقت، جس کی الزام اور سزا کے احکامات کی تصدیق ہوشیار پور، کیمپ دھرم شالہ کے سیشن جج نے 17 اپریل 1953 کے اپنے فیصلے اور حکم نامے سے کی تھی۔

اس اپیل تک پہنچنے والے حقائق جلد ہی بیان کیے جا سکتے ہیں۔ مدعا علیہ پر ضلع کانگڑا کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی جانب سے علاقہ مجسٹریٹ، دھرم شالہ، ضلع کانگڑا عدالت میں ایکٹ کی

دفعہ 7 کے تحت جرم کے لیے دائر شکایت پر مقدمہ چلایا گیا۔ مدعاعلیہ کے خلاف الزامات یہ تھے کہ اس نے 1947 میں جلندور ضلع میں کانسٹیبل کی حیثیت سے محکمہ پولیس میں شمولیت اختیار کی، کہ دسمبر 1952 میں اسے جلندور ضلع سے کانگڑا ضلع میں منتقل کیا گیا اور کانگڑا پولیس لائن میں بطور کانسٹیبل تعینات کیا گیا۔ کہ جنوری 1953 میں وہ ماہانہ تربیت (تجدیدی کورس) کے لیے پولیس لائنز، دھرم شالہ آیا، کہ 2 فروری 1953 کو شام 7 بجے حاضری کے وقت اپیل کنندہ کو رات 9 بجے سے 11 بجے تک پولیس لائنز اسلحہ خانہ، دھرم شالہ کے پیچھے بغیر رائفل کے سنتری نمبر 1 کے طور پر ذمہ واری سونپی گئی تھی۔ مدعاعلیہ، اگرچہ اس کے لیے مذکورہ ذمہ واری کی تفویض سے آگاہ تھا، اس حکم کی اطاعت کرنے یا لائنوں میں کوئی اور ذمہ واری انجام دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد اس کا نام حاضری ڈیوٹی سے ہٹا دیا گیا و دیگر فٹ کانسٹیبل کو ذمہ واری کے اس عہدے پر باضابطہ طور پر تعینات کر دیا گیا۔ 2 اور 3 فروری 1953 کی رات کو شام 1 بجے پولیس لائن کے ملازمین کی ایک اچانک حاضری بگل کے ساتھ الارم کے ذریعے کی گئی جو تقریباً 15 منٹ تک مسلسل بجائی گئی۔ اس طرح کی حاضری پر مدعاعلیہ غیر حاضر پایا گیا و دیگر کانسٹیبل کو مدعاعلیہ کی تلاش کے لیے تعینات کیا گیا لیکن وہ نہیں مل سکا۔ وہ اپنی غیر مجاز غیر حاضری کی کوئی وضاحت پیش کیے بغیر پولیس لائنز سے غیر حاضر رہنے کے بعد اگلی صبح تقریباً صبح 30-9 پر پیش ہوا۔ شکایت کی درخواست میں جیسا کہ الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے اپنے اعلی افسر کے حکم پر عمل کرنے سے انکار کر دیا جس نے اسے ذمہ واری تفویض کی تھی اور یہ کہ وہ اجازت حاصل کیے بغیر اور بغیر کسی ٹھوس وجوہات کے پولیس لائن میں اپنی سرکاری ذمہ واری سے غیر حاضر رہا، 2 فروری 1953 کو رات 30-11 سے اگلے دن صبح 30-9 تک۔ اس طرح کہا گیا کہ اس نے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت جرم کیا ہے۔

ان الزامات پر مدعاعلیہ کو دھرم شالہ میں فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کے سامنے مقدمہ چلایا گیا۔ استغاثہ کے ثبوت کو ریکارڈ کرنے کے بعد فاضل مجسٹریٹ نے ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت دو مدوں کے تحت الزام عائد کیا، سب سے پہلے، کہ اس نے 2 فروری 1953 کو دھرم شالہ میں ضلع کانگڑا کی پولیس فورس میں فوٹ کانسٹیبل کی حیثیت سے ایک اعلی افسر کی طرف سے دیئے گئے قانونی احکامات کی نافرمانی کی تھی جس نے اسے رات 9 بجے سے 11 بجے تک پولیس لائن میں اسلحہ خانے کے پچھلے

حصے میں رائفل کے بغیر سنتری کے پیدل کانسٹیبل کی حیثیت سے ذمہ واری تفویض کی تھی اور دوسرا، کہ اسی تاریخ اور اسی جگہ پر وہ بغیر کسی معقول طریقے کے پیدل کانسٹیبل کی حیثیت سے ذمہ واری سے غیر حاضر رہا تھا۔ عذر اور اس طرح 2 فروری 1953 کو رات 30-11 سے اگلے دن کے صبح 30-9 تک غیر حاضر رہے۔

مدعاعلیہ کا دفاع جیسا کہ عدالت کی طرف سے دفعہ 342، مجموع ضابطہ فوجداری کے تحت پوچھے گئے سوالات کے جواب میں ظاہر کیا گیا تھا، الزام سے انکار میں سے ایک تھا۔ اس کا ٹھوس دفاع اس کے اپنے الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے:

"2 فروری 1953 کو شام 7 بجے میری ذمہ واری مجھے تفویض کی گئی اور میں نے نمایاں (پی ڈی/آئی) میں دستخط کیے۔ اس کے بعد میں نے رگبیر سنگھ گواہِ استغاثیہ کو بتایا کہ سول سرجن جالندور کے مطابق مجھے صرف بیٹھنے یا دفتر کی ذمہ واری دی جاسکتی ہے۔ میں نے انہیں نمایاں (ڈی۔ ای) میں نے کی نقل دکھائی۔ میں نے انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ سول سرجن دھرم شالہ نے بھی اسی دن 2 فروری 1953 کو جانچ کی تھی۔ اس کے بعد رگبیر سنگھ گواہِ استغاثیہ نے میری مذکورہ ذمہ واری منسوخ کر دی۔ میں پولیس لائنز چھاؤنیوں میں بیمار پڑا ہوا تھا اور میں نے بگل نہیں سنا۔ 3 فروری 1953 کی صبح مجھے معلوم ہوا کہ میری غیر حاضری نوٹ کرلی گئی ہے۔ اس کے بعد میں نے خود کو ہیڈ کانسٹیبل کے سامنے ذمہ واری کے لیے پیش کیا اور نمایاں پی۔ ای۔/آئی میں دستخط کیے۔ جب میں اسپیشل پولیس لائنز میں تھا تو گجرانوالہ میں بچاؤ کے کام میں میری ٹانگ جل گئی تھی۔"

انہوں نے جالندور کے سول سرجن سمیت متعدد دفاعی گواہوں سے بھی جانچ پڑتال کی جنہوں نے 27 فروری 1953 کو مدعاعلیہ کا معائنہ کرنے کی گواہی دی اور پتہ چلا کہ اس کی دائیں ران کے پچھلے حصے اور گھٹنے کو عبور کرنے والی ٹانگ پر جلنے کے بڑے پیمانے پر نشانات ملے تھے۔ اس لیے وہ لمبے گھنٹے کھڑے رہنے جیسی کوئی سخت ذمہ واری انجام نہیں دے سکتا تھا۔ میری رائے میں اسے دفتر میں کچھ ہلکی ذمہ واری دی جاسکتی ہے۔ نمایاں ڈی۔ ڈبلیو۔ 1/ڈی اس معاملے کی میری میڈیکولیگل رپورٹ کی حقیقی کاپی ہے۔"

فاضل مجسٹریٹ نے ملزم کو سنتری ذمہ واری انجام دینے کے لیے اپنے اعلی افسر کے قانونی احکامات کی مبینہ نافرمانی سے متعلق الزام کے پہلے حصے کے سلسلے میں بری کر دیا۔ لیکن اس نے اسے الزام کے دوسرے حصے یعنی ذمہ واری سے غیر حاضری کا مجرم قرار دیا اور اسے 15 دن کی قید بامشقت کی سزا سنائی۔ ملزم کی اپیل پر، فاضل سیشن جج نے ٹرائل مجسٹریٹ کے نتائج کی توثیق کی اور فیصلہ دیا کہ اس کے سامنے اپیل کنندہ 2 اور 3 فروری 1953 کے درمیان رات کے دوران اجازت کے بغیر ذمہ واری سے غیر حاضر تھا۔ اس کے مطابق انہوں نے اپیل کو مسترد کر دیا۔

سزا یافتہ شخص کی طرف سے کی گئی نظر ثانی کی درخواست پر، مقدمے کی سماعت کرنے والے واحد جج اس نتیجے پر پہنچے کہ ملزم نے ایکٹ کی کسی بھی توضیعات کے خلاف جرم نہیں کیا تھا۔ اس کے مطابق اس نے اسے بری کر دیا۔ اس کے فیصلے کا تناسب اس کے اپنے الفاظ میں درج ذیل دیا جا سکتا ہے:-

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ ایکٹ اس قسم کے عمل پر لاگو نہیں ہوتا ہے جو کانسٹیبل نے کیا تھا۔ اسے تجدیدی کورس پر دھرم شالہ بلایا گیا تھا اور زیر بحث رات اور صبح سویرے وہ اس وقت موجود نہیں تھا جب اسے استغاثہ کے مطابق موجود ہونا چاہیے تھا۔ یہ، میری رائے میں، ضروری خدمات کی دیکھ بھال کے قانون کی توجہ اپنی طرف متوجہ نہیں کرتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اگر وہ مجرم ہے تو وہ کچھ تادیبی سزا کا ذمہ دار ہو، لیکن میری رائے میں مشرقی پنجاب ضروری خدمات کی دیکھ بھال کے قانون کے تحت اس پر مقدمہ چلانا جائز نہیں ہے۔ میرا ماننا ہے کہ اس نے اس ایکٹ کی توضیعات کے خلاف کوئی جرم نہیں کیا ہے اور اس لیے اس نے اس ایکٹ کے تحت کوئی جرم نہیں کیا ہے۔"

بری کیے جانے کے اس حکم کے خلاف ریاست پنجاب نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت حاصل کی، بظاہر اس لیے کہ عدالت عالیہ کے فاضل جج کے فیصلے میں ایکٹ کے دائرہ کار اور اثر کے بارے میں بہت اہم سوالات شامل تھے اور عدالت عالیہ کے ذریعے طے شدہ قانون کا سوال بہت عوامی اہمیت کا حامل تھا۔

یہ معاملہ پہلی بار اس سال 11 اپریل کو اس عدالت کی ایک اور بنچ کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے استغاثہ کی قابل سماعت ہونے پر ابتدائی اعتراض اٹھایا تھا، یہ الزام لگایا

گیا تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 7(3) کے تحت کوئی مناسب شکایت نہیں تھی اور چونکہ یہ سوال کسی بھی نچلی عدالت میں نہیں اٹھایا گیا تھا اور درخواست گزار کے وکیل کے طور پر لیا گیا تھا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ بنچ نے انہیں عدالت کو مطمئن کرنے کے لئے دو ہفتے کا وقت دیا کہ ایکٹ کی دفعہ 7(3) کی توضیعات کی مناسب تعمیل کی گئی ہے۔ جب یہ معاملہ سماعت کے لیے ہمارے سامنے آیا تو درخواست گزار کے وکیل نے پنجاب حکومت کی جانب سے درج ذیل نوٹیفکیشن ہمارے سامنے پیش کیا جس میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے عہدے سے اوپر کے تمام پولیس افسران اور مختلف سرکاری محکموں کے سربراہان کو ایکٹ کے خلاف مبینہ جرائم کے سلسلے میں عدالت میں تحریری طور پر شکایات درج کرانے کا اختیار دیا گیا تھا:-

"تاریخ شملہ-2، 20 جنوری 1948۔ نمبر 1248-ایچ کیمپ-48/2075۔-مشرقی پنجاب ضروری خدمات (دیکھ بھال) ایکٹ 1947 کی دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (3) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، مشرقی پنجاب کے گورنر نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور اس سے اوپر کے تمام پولیس افسران اور مختلف سرکاری محکموں کے سربراہوں کو اپنے متعلقہ محکموں کے ان افراد کے خلاف عدالت میں تحریری طور پر شکایات کرنے کا اختیار دیا ہے، جن پر ایکٹ کے خلاف جرائم کا الزام ہے۔

دستخط۔ نواب سنگھ

ہوم سکریٹری، حکومت مشرقی پنجاب"۔

مذکورہ نوٹیفکیشن کے حوالے سے، یہ واضح ہے کہ ضلع کانگڑا کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی جانب سے ضلع کانگڑا کے علاقہ مجسٹریٹ، دھرم شالہ عدالت میں دائر کی گئی شکایت ایکٹ کی دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (3) کی توضیعات کی تعمیل میں دائر کی گئی تھی جو ان شرائط میں ہے:-

"کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم کا نوٹس نہیں لے گی سوائے اس کے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں مجاز شخص کی طرف سے تحریری شکایت کی جائے۔

لیکن مدعاعلیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ جس شکایت کی بنیاد پر اس معاملے میں استغاثہ شروع کیا گیا تھا اسے ریاستی حکومت نے اختیار دیا تھا۔ قانون کے مطابق یہ ضروری نہیں ہے کہ مخصوص شکایت کو ریاستی حکومت کی طرف سے اختیار

دیا گیا ہو۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ شکایت ریاستی حکومت کی طرف سے ایسا کرنے کے لیے مجاز شخص کے ذریعے درج کرائی گئی ہو۔ نوٹیفکیشن نے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو اپنے محکمے میں کسی شخص کے ذریعے ایکٹ کی توضیعات کی خلاف ورزی کے سلسلے میں شکایت درج کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اس بات سے انکار نہیں کیا جاتا کہ مدعا علیہ ایسا شخص تھا۔ اس لیے ابتدائی اعتراض کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

فیصلے کی خوبیوں پر آتے ہوئے، یہ قدرے حیرت کی بات ہے کہ نچلے جج کو ایکٹ کے دفعہ 3 کے ابتدائی الفاظ کو مکمل طور پر نظر انداز کر دینا چاہیے تھا جو اپیل کے تحت فیصلے کے تناسب کا مکمل جواب دیتے ہیں۔

" یہ ایکٹ ریاستی حکومت کے تحت تمام ملازمتوں پر لاگو ہوگا۔..................(موجودہ معاملے کے لیے ایسے الفاظ کو خارج کرنا جو مادی نہیں ہیں)۔

عدالت عالیہ کے فاضل جج نے اپنے اس نتیجے کی حمایت میں ایکٹ کی دفعہ 5 اور 6 کی توضیعات کا حوالہ دیا ہے کہ اس ایکٹ کا مقصد "ہڑتالوں جیسے غیر معمولی واقعات یا سیاسی تحریک یا اسی طرح کے حالات کی وجہ سے ضروری خدمات کی نقل مکانی کے خصوصی معاملات میں لاگو ہونا ہے۔" دفعہ 5 کا متعلقہ حصہ ان شرائط میں ہے:-

"کوئی بھی شخص جو کسی بھی ملازمت یا ملازمت کے طبقے میں مصروف ہو جس پر یہ ایکٹ لاگو ہوتا ہے

-(a) اس طرح کی ملازمت کے دوران اسے دیے گئے کسی بھی قانونی حکم کی نافرمانی کرتا ہے،

یا

(b) معقول بہانے کے بغیر اس طرح کی ملازمت ترک کر دیتا ہے یا خود کام سے غیر حاضر ہو جاتا ہے،

....

اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا مجرم ہے۔"

جہاں تک ریاستی حکومت کے تحت ایک ملازم کا تعلق ہے، دفعہ 5 کے ابتدائی الفاظ میں دفعہ 3 کے ابتدائی الفاظ کا حوالہ ہے۔ چونکہ فاضل جج ان ابتدائی الفاظ سے محروم ہو گیا جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے، اس لیے وہ یہ فرض کرنے کی غلطی میں پڑ گیا کہ مدعاعلیہ کے عہدے پر موجود شخص کا مقصد ایکٹ کے تحت حکومت کرنا نہیں تھا۔ یہ اہم بات ہے کہ فاضل جج نے اپیل کنندہ کو ایکٹ کی توضیعات کو غلط طریقے سے پڑھنے پر نہیں، بلکہ دفعہ 3 کے ابتدائی الفاظ کو نظر انداز کر کے بری کر دیا ہے۔ اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

لیکن اب بھی اس بات پر غور کرنا باقی ہے کہ آیا عدالت عالیہ کی طرف سے مدعاعلیہ کو بری کرنے کے احکامات میں مداخلت کی جانی چاہیے یا نہیں۔ نچلی عدالتوں نے مدعاعلیہ کو الزام کے پہلے حصے سے بری کر دیا ہے جو دفعہ 5 کی شق (a) کے تحت آ سکتا ہے جو ایکٹ کے تحت جرائم کا تعین کرتا ہے۔ مدعاعلیہ کو پہلے دو عدالتوں نے الزام کے دوسرے حصے میں مذکور جرم کا مجرم قرار دیا تھا، یعنی اس نے خود کو ذمہ داری سے غیر حاضر رکھا تھا۔ پولیس ایکٹ، V، سال 1861 کی دفعہ 22 کے تحت، ہر پولیس افسر کو ہمیشہ ذمہ واری پر سمجھا جانا چاہیے اور وہ کسی بھی وقت پولیس افسر کے طور پر ملازمت کر سکتا ہے، اور عدالتوں کے اس حقیقت کے نتائج پر کہ مدعاعلیہ نے 2 اور 3 فروری 1953 کے درمیان رات کے وقت پولیس لائنوں سے خود کو غیر حاضر رکھا تھا، اس نے خود کو پولیس ایکٹ کی دفعہ 29 کے تحت ذمہ واری میں غفلت برتنے کے جرم میں جرمانے کا ذمہ دار ٹھہرایا ہو گا، یا بغیر اجازت کے پولیس لائنوں سے غیر حاضری پر خود کو محکمہ جاتی سزا کا ذمہ دار ٹھہرایا ہو گا۔ لیکن ہمیں یہاں ان کی توضیعات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مدعاعلیہ کو دفعہ 5 کی شق (b) یعنی کام سے غیر حاضر رہنے کے جرم کے تحت مجرم پایا گیا تھا۔ پولیس ایکٹ کی دفعہ 29 کے مطابق ذمہ واری کو نظر انداز کرنا کسی ملازمت کو ترک کرنے یا معقول وجہ کے بغیر کام سے غیر حاضر رہنے سے بالکل مختلف ہے جو کہ دفعہ 5 کی شق (b) کے تحت سمجھا جانے والا مخصوص جرم ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی اشارہ کیا گیا ہے، مدعاعلیہ کی جسمانی کمزوری یا کمی کی وجہ سے اسے تفویض کردہ کام منسوخ کر دیا گیا تھا اور اس سے توقع کی جاتی تھی کہ وہ مادی وقت کے دوران بظاہر کوئی "کام" کیے بغیر پولیس لائن میں رہے گا۔ ریکارڈ سے یہ واضح ہے کہ اسے دفعہ 5 کی شق (b) کے معنی میں کوئی "کام" تفویض نہیں کیا گیا

تھا۔ لہذا متعلقہ وقت کے دوران پولیس لائنز سے اس کی غیر موجودگی ذمہ واری کو نظر انداز کرنے کے مترادف ہو سکتی ہے؛ لیکن، ہماری رائے میں، کام سے غیر موجودگی یا ملازمت کو ترک کرنے کا مترادف نہیں ہے جسے دفعہ 5 کی شق (b) کے تحت سزا دی گئی ہے۔

مذکورہ وجوہات کی بناء پر یہ ماننا ضروری ہے کہ مدعا علیہ کو صحیح طور پر بری کر دیا گیا تھا، حالانکہ مکمل طور پر غلط وجوہات کی بنا پر۔ اس لیے اپیل کو مسترد ہونا چاہیے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔